برکات رمضان سے فائدہ اٹھائیں

(فرمودہ ۱۱/ مارچ ۱۹۲۷ء)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

رمضان جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور اس کی آیتوں میں سے ایک آیت- وہ پھر ہمیں اس سال میسر ہوا ہے- اور خدا کی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے ان کے لئے جو اس کی رحمت اور اس کا فضل تلاش کرنے والے ہیں کھولے گئے ہیں- ہر ایک کے ساتھ اس کی حیثیت کے لحاظ سے معاملہ کیا جاتا ہے- یعنی ہر شخص کے ساتھ الگ الگ معاملہ کیا جاتا ہے- جیسا وہ ہوتا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے- جتنا کوئی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو تلاش کرتا ہے اتنی ہی اسے دی جاتی ہے- ہر برتن اپنی شکل اور وسعت کے برابر ان چیزوں کو اپنے اندر بھر سکتا ہے جو اس میں بھری جاتی ہے- پس اس مہینہ سے وہی فائدہ اٹھائے گا جس نے اس کا ارادہ کیا اور جس نے خدا کے فضلوں کے پانے کی کوشش کی- اور وہ محروم کے محروم ہی رہ جائیں گے جنہوں نے غفلت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل پانے کی کوئی کوشش نہ کی اور جن کے قلوب پر غضب کی مہر لگ چکی ہے-

مہینے بے شک بابرکت ہوتے ہیں- دن بے شک بابرکت ہوتے ہیں- انسان بے شک بابرکت ہوتے ہیں- خدا کے کلام بے شک بابرکت ہوتے ہیں- علوم اور معارف بے شک بابرکت ہوتے ہیں- لیکن یہ برکت وہی حاصل کرتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے پانے کے قابل بناتا ہے- دوسروں کیلئے یہ مہینے یہ دن یہ خدا کے کلام یہ علوم و معارف غضب اور لعنت کا موجب ہو جاتے ہیں-

خدا کے نبی جو دنیا میں آتے ہیں وہ رحمت ہوتے ہیں- کبھی وہ صرف رحمتِ قوم ہوتے ہیں اور کبھی "رحمت للعالمین" ہوتے ہیں- یعنی کبھی ان کی رحمتیں محدود ہوتی ہیں اور محدود عرصہ کے

واسطے ہوتی ہیں۔ اور کبھی غیر محدود اور ہمیشہ کیلئے ہوتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ بعض کے لئے خدا کے عذاب کی آواز ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کا ایسا حکم ہوتے ہیں جو اٹل ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا ایسا فیصلہ ہوتے ہیں کہ جس کے خلاف اپیل نہیں ہوتی۔ جو اس رحمت کو قبول کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں وہ اسے پاتے ہیں اور فائز ہوتے ہیں۔ لیکن جو اپنے آپ کو تیار نہیں کرتے اور غفلت میں پڑے رہتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ تکلیفوں میں پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آجاتے ہیں۔

جہاں خدا کا نبی آئے وہاں برکتیں بھی خاص طور پر نازل ہوتی ہیں۔ عرب میں اگر رسول کریم ﷺ تشریف لائے۔ تو آپ کے ساتھ برکتیں بھی آئیں۔ آپ رحمت للعالمین تھے آپؐ کے ساتھ آنے والی برکتیں بھی جہانوں کے لئے تھیں۔ آپ کے آنے سے وہ ملک بابرکت ہوگیا۔ وہ شہر بابرکت ہوگیا۔ وہ مکان بابرکت ہوگیا۔ بیت اللہ 'اللہ کا گھر بن گیا۔ مگر صرف ان کے لئے جنہوں نے اس برکت کے لینے کے واسطے اپنے آپ کو تیار کیا۔ اور اپنے آپ کو اس کے قابل بنایا۔ اس زمانہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ آئے۔ آپ نبی ہیں۔ برکت اور رحمت آپ کے ساتھ آئی۔ مگر صرف ان کے لئے جو اپنے تئیں اس کے پانے کے قابل بنائیں گے بے شک آپ کے آنے سے یہ ملک بابرکت ہوگیا۔ مگر صرف ان کے لئے جو اس برکت سے فائدہ اٹھانے کے واسطے اپنے آپ کو تیار کریں گے۔ بیشک یہ شہر بابرکت ہوگیا اور خدا کی رحمت کی نزول گاہ بن گیا۔ مگر اس کا فائدہ انہیں کو ہے جو اپنے آپ کو اس فائدہ کے حاصل کرنے کے لئے تیار کریں گے۔ یہ مکان یہ بازار یہ دوسرے مقامات یہ مسجد یہ منبر اور اس کے خطیب سب بابرکت ہیں۔ ان میں بڑی بڑی برکتیں ہیں۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ مگر کن کو اور کون ہیں جو ان رحمتوں اور برکتوں کو پا سکتے ہیں۔ وہ وہی ہیں جو ان کیلئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں۔ جو اپنے برتن کو ان کے بھرنے کے واسطے کھلا کرتے ہیں۔ لیکن جو ایسا نہیں کرتا اور غافل رہتا ہے۔ وہ نہ برکتیں پاتا ہے نہ رحمتیں۔ بلکہ دکھ اٹھاتا ہے اور عذاب محسوس کرتا ہے۔ غرض خصوصیت ان مقامات کی ہے۔ اس سے وہی فائدہ اٹھائے گا۔ جو فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ اور جو کوشش نہیں کرے گا کوئی فائدہ اسے نہ دیا جائے گا۔

یہ مسجد بڑی بابرکت ہے لیکن جو تذلل نہیں کرتا خواہ اس مسجد کے ستونوں کو پکڑ کر ابد آلاباد تک بیٹھا رہے کوئی فائدہ نہیں پائے گا۔ قادیان کی رہائش کوئی تماشہ نہیں کہ اس کی قدر نہ کرو۔ اگر

برکات حاصل کرنا چاہتے ہو تو غفلتیں چھوڑ دو اور سستیاں ترک کر دو۔ کیونکہ جو غفلتیں نہیں چھوڑے گا اور سستیاں نہیں ترک کرے گا۔ وہ لکڑی اور پتھر کی طرح جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔ پس یہاں کی رہائش کی قدر کرو۔ اور اس بابرکت مسجد سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اس کی ہر ایک چیز میں برکت ہے۔ منبر میں برکت ہے۔ چھت میں برکت ہے۔ ستونوں میں برکت ہے غرض اس میں برکت ہی برکت ہے۔ مگر اس کے لئے جو اپنے آپ کو اس کے واسطے تیار کرے۔ میں ان لوگوں کو جو برکات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس آنے والے دن سے ہوشیار کرتا ہوں۔ جس دن کہ ان کو افسوس ہو گا۔ اور اس انجام سے خبردار کرتا ہوں۔ جس سے پچھتانا پڑے گا۔ کیونکہ اگر قلوب کی اصلاح نہ ہو گی۔ اگر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا نہ کی جائے گی تو کبھی برکتیں نہیں ملیں گی۔ بلکہ یہی برکتیں ان کے لئے لعنتیں بن جائیں گی۔ پس جن لوگوں نے اس شہر کی قدر نہیں کی۔ اس مکان کی قدر نہیں کی۔ اس زمانہ کی قدر نہیں کی۔ خدا کے پیغام کی قدر نہیں کی۔ خدا کی رحمتوں کی قدر نہیں کی۔ ان کے مونہوں کے اقرار انہیں خدا کے غضب سے نہیں بچا سکیں گے۔ خدا کے غضب سے صرف دل کا خشوع بچا سکتا ہے۔ انکسار بچا سکتا ہے۔ تذلّل بچا سکتا ہے۔ نفس کا مار ڈالنا بچا سکتا ہے۔ اس کیلئے کوشش کرو۔

اللہ تعالیٰ کے نشان تمہارے سامنے آئے اور اس قدر آئے کہ اور لوگوں کے سامنے اتنے نہیں آئے۔ خدا تمہارے لئے بالکل ظاہر ہو گیا۔ اس کا جلال تمام شوکت کے ساتھ تمہارے لئے نمایاں ہو گیا۔ اس کے کلام اور صفات کا ایک نشان نہیں کئی نشان صاف طور پر تمہارے سامنے آئے۔ پر افسوس! کئی ہیں جن کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں کئی ہیں کہ ان کے قلوب پر زنگ لگا ہوا ہے۔ انہوں نے ان سب باتوں کی قدر نہ کی پس میں انہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ الٰہی نشانوں کی قدر کریں اور زندگی کو غنیمت سمجھیں۔

غفلتوں کو چھوڑ دو اور سستیوں کو ترک کر دو۔ اور خدا کے آگے گر جاؤ۔ وہ رحیم ہے بخش دے گا۔ اسے پکارو وہ پکار سنے گا۔ تمہاری تکالیف دور کر دے گا۔ تمہیں ترقی دے گا۔ سلسلہ اس کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ ایسے سامان کرے گا کہ ترقی حاصل ہو گی۔ لیکن اگر اس کے آگے نہ جھکو گے تو جو کچے دھاگے کی طرح ہوں گے توڑ کر پھینک دیئے جائیں گے۔ پس تم مضبوط دھاگے کی طرح ہو جاؤ تا ٹوٹ کر الگ نہ جا پڑو۔ اور پیشتر اس کے کہ تم دنیا کی نظروں میں گرا دیئے جاؤ اور ذلیل بنائے جاؤ۔ تم خدا کے تعلق کو مضبوط بنا لو۔ تا اس کی مغفرت تمہیں اپنے اندر چھپا لے اور اس کی طرف

سے پھٹکارے جانے کی بجائے اس کی رحمت کے وارث ہو جاؤ۔ پس اپنے زنگوں کو دھوڈالو اور عیبوں کو دور کردو کہ تم پر وہ رحم کرے۔

دنیا کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔ دنیا اگر تمہیں برا کہے اور تم اچھے ہو تو تم برے نہیں ہو جاؤ گے اور دنیا اگر اچھا کہے اور تم خدا کی نظر میں برے ہو تو اچھے نہیں ہو سکتے۔ دنیا کی نظروں میں ذلیل اور معیوب ہونا کوئی خطرناک بات نہیں۔ خطرناک بات یہ ہے کہ خدا کی نظروں میں تم ذلیل اور معیوب ہو جاؤ۔ جن کے دلوں میں خدا کی محبت ہوتی ہے۔ وہ خدا کی رضاء طلب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور صرف اس کی خوشنودی ان کے مد نظر ہوتی ہے۔ وہ دنیا کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ دنیا کے طعنے ان پر اثر نہیں کرتے۔ وہ ان طعنوں کے درمیان خدا کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جن کے دل خدا سے دور ہوتے ہیں۔ وہ طعنوں سے ڈرتے ہیں۔ اور دنیا کے لوگوں کی باتیں انہیں فکرمند کر دیتی ہیں۔ وہ لوگوں کی نظروں میں تو اچھے ہوتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نظروں میں اچھے نہیں ہوتے ہیں۔ پس تم کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کی نظروں میں اچھے ہو جاؤ۔ وہ تمہیں پسند کرلے اور اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ دنیا کے لوگ تمہیں پسند نہیں کرتے اور اچھا نہیں کہتے کیونکہ وہ خدا کے مقابلہ میں تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاؤ۔ کیونکہ بادشاہ اپنے نزدیک کے لوگوں پر زیادہ نظر ڈالتا ہے۔ تم اس کے حضور عزت حاصل کرو اور اسے خوش کرلو۔ اگر اسے خوش کرلو گے تو تمہیں کسی کی پرواہ نہ رہے گی۔ اگر اس کو چھوڑ کر تم لوگوں کو خوش کرنے کے پیچھے لگ جاؤ گے تو یاد رکھو لوگوں کا خوش کرنا کام نہیں آئے گا۔ تمہیں خدا کا طعن نقصان پہنچا سکتا ہے۔ دنیا اگر ساری مل کر بھی تم پر طعن کرے اور لعنت ڈالے تو بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ پس تم اس بات سے بچو کہ خدا کا طعن تم پر پڑے۔

اپنے آپ کو نفاق کی زندگی سے پاک کرو۔ اخلاص پیدا کرو۔ اگر اخلاص پیدا نہ کرو گے۔ اور نفاق سے اپنے آپ کو پاک نہ بناؤ گے۔ تو تم خدا کو نہیں پا سکتے۔ تزکیہ پیدا کرو۔ اس کی محبت اور اس کی خشیت پیدا کرو۔ ورنہ تم سے بدتر اور کوئی قوم نہ ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے اس نبی کو پایا جو اس زمانے میں آیا اور پھر بھی چکنے گھڑے کی طرح رہے۔ کہ ادھر پانی پڑا ادھر پھسل گیا۔ تم چکنے گھڑے کی طرح نہ بنو۔ تم نے خدا تعالیٰ کے نبی کو پایا ہے۔ تم ہر نعمت کی قدر کرو۔ سستی ترک کردو۔ غفلت چھوڑ دو۔ نفاق سے اپنے آپ کو پاک کرلو۔ محبت اور اخلاص پیدا کرو کہ تم خدا کے پیاروں میں لکھے جاؤ۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ قلوب جو خدا تعالیٰ کی مہر کے نیچے ہوتے ہیں وعظ ان پر اثر نہیں کرتے۔ ان کے سامنے خدا کا نور چمکتا ہے۔ مگر ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں خدا کی آواز ان کے کانوں میں پڑتی ہے مگر وہ بیدار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے تم اپنے آپ کو بچاؤ تا تم ایسے نہ ہو جاؤ۔ یہ رمضان کے مبارک دن ہیں۔ ان میں اپنے زنگوں اور میلوں کو دھوڈالو۔

میں دعا کرتا ہوں کہ مُردہ دلوں کو زندگی ملے۔ اور خدا کے مقدس کلام کو سمجھنے کی توفیق پائیں۔ ان میں نفاق نہ ہو اخلاص ہو۔ ان لوگوں سے جو یہاں آئے بعض نے عبادتیں بھی کیں۔ اخلاص بھی دکھایا۔ خدمتیں بھی کیں۔ مگر زنگ باقی رہ گیا۔ اور پورے طور پر نہ اتر سکا۔ خدا ان کا زنگ دور کر دے۔ تا وہ عضو معطّل نہ ہو جائیں۔ گل سڑ نہ جائیں۔ اور اس عضو کی طرح جو سڑ گیا ہو۔ کاٹے جا کر الگ نہ پھینک دیئے جائیں۔ وہ گندے عضو کی طرح ایک کٹا ہوا حصہ نہ ہوں۔ اور کون ہے جو عضو کٹوا دینے سے خوش ہو ہم بھی خوش نہیں کہ کوئی ہم میں سے اس طرح کاٹا جائے مگر اس کا ایک ہی طریق ہے کہ وہ اپنے آپ کو گلنے سڑنے اور معطّل ہونے سے بچائے۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو جن پر موت وارد ہو چکی ہے۔ پھر زندہ کر دے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ مردہ کو زندہ کر دے۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ میں فرمایا۔ میں جمعہ کی نماز کے بعد دو جنازے پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ زوجہ مولوی ثناء اللہ صاحب نظامی سکرٹری جماعت اکھنور جموں کا ہے۔ وہاں تھوڑے احمدی تھے جو انکا جنازہ پڑھ سکے دوسرا جنازہ میاں رحیم بخش صاحب کٹوعہ جموں کی بیوی کا ہے جو اپنے شہر میں فوت ہو گئی ہیں وہاں بھی احمدی نہیں تھے۔ ان کا جنازہ نہیں پڑھا گیا یہ دو جنازے آج جمعہ کی نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔

(الفضل ۲۵/ مارچ ۱۹۲۷ء)